بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ کے اہم عناصر:

☆واقعہ معراج ☆واقعہ معراج کب پیش آیا

☆معراج کے تحائف ☆منصبِ امامتِ انبیاء اور ہمارے لیے سبق

☆اسراء معراج میں امت کے لیے اسباق ودروس

واقعہ معراج اسباق ودروس کی روشنی میں

اللہ تعالی کا ارشاد ہے؟

[سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ] (الاسراء:1)

''پاک ہے وہ جو لے گیا رات کے کچھ حصہ میں اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے دور کی اُس مسجد تک جس کے ماحول کو اُس نے برکت دی ہے، تاکہ اسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے۔ حقیقت میں وہی ہے سب کچھ سننے اور دیکھنے والا۔''

واقعہ معراج کب پیش آیا؟

نبی ﷺ کی دعوت وتبلیغ ابھی کامیابی اور ظلم وستم کے اس درمیانی مرحلے سے گزر رہی تھی اور افق کی دور دراز پنہائیوں میں دھندلے تاروں کی جھلک دکھائی پڑنا شروع ہو چکی تھی کہ اسراء اور معراج کا واقعہ پیش آیا۔ یہ معراج کب واقع ہوئی؟ اس بارے میں اہل سیر کے اقوال مختلف ہیں جو یہ ہیں:

① جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دی گئی اسی سال معراج بھی واقع ہوئی (یہ طبری کا قول ہے)

② نبوت کے پانچ سال بعد معراج ہوئی۔ (اسے امام نووی اور امام قرطبی نے راجح قرار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیا ہے)

③ نبوت کے دسویں سال 27 رجب کو ہوئی۔(اسے علامہ منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے)

④ ہجرت سے سولہ مہینے پہلے یعنی نبوت کے بارھویں سال ماہ رمضان میں ہوئی۔

⑤ ہجرت سے ایک سال 2 ماہ پہلے یعنی نبوت کے تیرھویں سال ماہ محرّم میں ہوئی۔

⑥ ہجرت سے ایک سال پہلے یعنی نبوت کے تیرھویں سال ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔

ان میں سے پہلے تین اقوال اس لئے صحیح نہیں مانے جا سکتے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نماز پنجگانہ فرض ہونے سے پہلے ہوئی تھی، اس پر سب کا اتفاق ہے کہ نماز پنجگانہ کی فرضیت معراج کی رات میں ہوئی۔اسکا مطلب یہ ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات معراج سے پہلے ہوئی تھی اور، معلوم ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبوت کے دسویں سال ماہ رمضان میں ہوئی تھی۔لہذا معراج کا زمانہ اسکے بعد کا ہوگا اس سے پہلے کا نہیں۔

باقی رہے آخر کے تین اقوال تو ان میں سے کسی کہ کسی پر ترجیح دینے کیلئے کوئی دلیل نہیں مل سکی۔البتہ سورۃ اسراء کے انداز گفتگو سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مکّی زندگی کے بالکل آخری دور کا ہے۔

ان اقوال کی تفصیل کیلئے ملاحظہ کیجئے۔زادالمعاد 49/2۔ مختصر السیرہ للشیخ عبداللہ ص 148-149، رحمتہ للعالمین 76/1

واقعہ معراج

ہم انتہائی اختصار سے واقعہ معراج بیان کرتے ہیں:

براق سے سفر کا آغاز:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنی آسمانوں کی سیر یعنی معراج کا واقعہ اس طرح بیان کیا ہے کہ: میں ام ہانی کے گھر میں تھا، ایک آنے والا آیا، وہاں سے مجھے اٹھایا گیا اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حطیم (وہ جگہ جو قریش تعمیر بیت اللہ کے وقت رزق حلال کی کمی کی وجہ سے بیت اللہ میں شامل نہ کر سکے تھے) میں لایا گیا۔اس نے مجھے وہاں لٹایا اور میرا سینہ حلق سے ناف تک چاک دیا اور میرا دل باہر نکالا، پھر ایمان وحکمت سے لبریز سونے کا ایک تھال میرے پاس لایا گیا، سو میرا دل دھویا، پھر وہیں رکھ کر اسے بند کر دیا، میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک سفید جانور لایا گیا، جسے براق کہا جاتا تھا، وہ اپنے منتہائے نظر پر قدم رکھتا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ جب براق میرے پاس لایا گیا، تو وہ شوخی کرنے لگا، جبرائیل علیہ السلام نے اس سے کہا: کیا تو محمد کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟

فما رکبک أحد أکرم علی اللہ منہ

''تجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے تجھ پر کوئی آدمی ایسا سوار نہیں ہوا، جو اللہ کے ہاں اس سے زیادہ معزز ہو''۔

صحیح۔سنن الترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل: ۳۱۳۱

مجھے اس پر سوار کیا گیا اور وہ مجھے لے کر اڑا یہاں تک کہ میں مسجد اقصی پہنچ گیا، وہاں میں نے اس براق کو ایک کھونٹی سے باندھ دیا، جہاں دوسرے انبیا اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔

صحیح مسلم، الایمان: ۱۶۲

انبیا کی امامت:

پھر میں مسجد اقصٰی کے اندر داخل ہوا تو تمام انبیا موجود تھے، میں نے ان کی امامت کروائی اور دو رکعت نماز پڑھائی۔پھر جب میں باہر نکلا تو جبرائیل میرے پاس دو برتن لے کر آئے، ایک شراب کا اور ایک دودھ کا، میں نے دودھ کا برتن پسند کر لیا، جس پر جبرائیل نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کو فطرت اختیار کرنے کی ہدایت دی اور آپ نے فطرت کو پسند کر لیا، اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

صحیح البخاری: ۳۷۰۹

انبیا سے ملاقات کے لیے آسمانوں کی طرف سفر:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہاں سے مجھے سیڑھی کے ذریعے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔میرا ساتھی جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر آسمان دنیا پر آیا،اس کا دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ کہا:جبرائیل۔پوچھا : تمہارے ساتھ کون ہیں؟ کہا:محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،پوچھا گیا:انہیں بلایا گیا ہے؟ کہاں:ہاں! کہا گیا:خوش آمدید!بہت اچھی تشریف آوری ہے۔پھر دروازہ کھول گیا،جب اندر پہنچا تو وہاں میں نے آدم کو دیکھا۔جبرائیل علیہ السلام نے کہا:یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں،انہیں سلام کیجئے،میں نے انہیں سلام کیا،توانہوں نے جواب دیا اور کہا:اے نبی صالح اور نیک بیٹے خوش آمدید۔مزید جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے،یہ آدم علیہ السلام ہیں اوران کے دائیں اور بائیں جانب پر چھائیاں،ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ان میں دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں۔جب آدم علیہ السلام اپنی دائیں جانب دیکھتے تو ہنستے اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے تو (غم کی وجہ سے)رو پڑتے۔

صحیح البخاری،الصلاۃ:۳۴۹

پھر مجھے جبرائیل علیہ السلام اوپر کی جانب لے چلے حتی کہ دوسرے آسمان پر جا پہنچا اور دروازہ کھلوانا چاہا،پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل،پوچھا:تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد علیہ السلام۔ پوچھا گیا:انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا:ہاں،کہا گیا خوش آمدید! آپ کی تشریف آوری کتنی مبارک ہے۔سو دروازہ کھول دیا گیا،جب میں اندر پہنچا تو وہاں یحیٰی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام کو دیکھا اوروہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں،یہ یحیٰی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام ہیں ،انہیں سلام کیجئے،میں نے انہیں سلام کیا توانہوں نے جواب دے کر کہا:نیک بھائی اور نیک نبی خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا،پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل،پوچھا:تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔پوچھا گیا:انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا:ہاں،کہا گیا خوش آمدید! آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے۔اور دروازہ کھول دیا گیا،جب میں اندر پہنچا تو وہاں یوسف کو دیکھا،جبرائیل علیہ السلام نے کہا:یہ یوسف علیہ السلام ہیں،انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا،توانہوں نے جواب دے کر کہا:نیک بھائی اور نیک نبی خوش آمدید۔مزید

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا، انہیں تو (دنیا کا) آدھا حسن دیا گیا ہے، وہ بہت حسین تھے۔

صحیح مسلم، الایمان، باب الاسرا برسول اللہ (۱۶۲)

پھر مجھے جبرائیل علیہ السلام اوپر لے کر چڑھے حتی کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا، پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل، پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ ۔ پوچھا گیا: انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں، کہا گیا خوش آمدید! آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا، جب میں اندر ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا: اے برادر صالح اور نیک نبی خوش آمدید!۔

پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے حتی کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل، پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں، کہا گیا خوش آمدید! آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے۔ جب میں اندر پہنچا تو ہارون علیہ السلام ملے، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ ہارون علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے جواب دے کر کہا: خوش آمدید برادر صالح اور نبی صالح۔

پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے حتی کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل، پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ ۔ پوچھا گیا: انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں، کہا گیا خوش آمدید! آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے۔ جب میں اندر پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام ملے، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے جواب دے کر کہا: خوش آمدید برادر صالح اور نبی صالح۔

جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام رونے لگے، ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کہنے لگے: اس لیے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا، جس کی امت کے لوگ میری امت سے بھی زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پھر وہ مجھے ساتویں آسمان پر لے کر گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل، پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں، کہا گیا خوش آمدید! آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے۔ جب میں اندر پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام ملے، جبرائیل نے کہا: یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے جواب دے کر کہا: نیک بیٹے اور صالح نبی خوش آمدید!۔

پھر مجھے ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیے اور انہیں بتایئے کہ جنت کی مٹی بہت زرخیز ہے اور اس کا پانی بہت میٹھا ہے لیکن وہ چٹیل میدان ہے (اس میں کاشتکاری کی ضرورت ہے) اور اس کی کاشتکاری ''سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر'' ہے۔

حسن۔سنن الترمذی: ۳۴۶۲

بیت المعمور پر فرشتوں کی عبادت:

پھر میرے سامنے بیت المعمور پیش کیا گیا، میں نے اس کی بابت جبرائیل سے دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: یہ بیت المعمور ہے، فرشتوں کی عبادت کی جگہ، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، پھر نکلتے ہیں تو دوبارہ ان کی باری نہیں آتی۔

صحیح البخاری، بدالخلق: ۳۲۰۷

سدرۃ المنتہی پر مشاہدات:

میرے سامنے سدرۃ المنتہی ظاہر کیا گیا، تو اس کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح بڑے تھے اور میں نے وہاں چار نہریں دیکھی، دو پوشیدہ اور دو ظاہر۔ میں نے کہا: جبرائیل یہ نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: دو پوشیدہ نہریں سیحان اور جیحان تو جنت کی ہیں اور دو ظاہر نیل وفرات ہیں۔

صحیح مسلم: ۲۸۳۹

پھر میں نے سدرۃ المنتہی کے قریب قلموں کے چلنے کی آوازیں بھی سنی، جہاں فرشتے لوح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محفوظ سے اللہ کے فیصلے نقل کرتے ہیں اور یہ اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ ان کی قلموں کے بیک وقت چلنے کی آوازوں کی ایک کہکشاں سج جاتی ہے۔

صحیح البخاری، الصلاۃ: ۳۴۹

کیا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟

بہت سارے لوگ یہ سمجھتے اور بیان کرتے ہیں کہ معراج کی شب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہے، جبکہ یہ بات بے بنیاد ہے، اس کے من جملہ دلائل میں سے چند پیش خدمت ہیں:

①۔ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ ... الأنعام:۱۰۳﴾

''اسے آنکھیں نہیں پاسکتیں۔''

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مکتوب ہے:

(لا تدركه في الدنيا وإن كانت تراه في الآخرة)

کہ ''دنیا میں یہ آنکھیں اللہ کو نہیں دیکھ سکتیں اگرچہ آخرت میں دیکھیں گی۔''

②۔ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ (سورۃ الشوریٰ: ۵۱﴾

''کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ اس سے رو برو بات کریں، اس کی بات یا تو وحی (اشارہ) کے طور پر ہوتی ہے یا پردے کے پیچھے سے۔''

③۔سیدنا موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے رؤیت کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا :لَنْ تَرَانِي..(سورۃ الأعراف:۱۴۳﴾

''تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص اللہ کو نہیں دیکھ سکتا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④.سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ: لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ...

کہ ''جو تمہیں یہ خبر دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو تحقیق اس نے جھوٹ بولا۔ حالانکہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اسے آنکھیں نہیں پا سکتیں۔''

صحيح البخاري: ٧٣٨٠

⑤.سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: »نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ«

''میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا: (اس کا حجاب) نور ہے، میں کیسے دیکھتا؟''

صحيح مسلم: ١٧٨)

معراج کے تحائف

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا، الْمُقْحِمَاتُ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں تین چیزیں دی گئیں۔ ایک تو پانچ نمازیں، دوسری سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں اور تیسری اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اس شخص کو بخش دیا جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرے گا، باقی تمام تباہ کرنے والے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے سوائے شرک کے۔''

(صحیح مسلم: 173)

پانچ نمازیں پچاس کا ثواب:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے مہمان ہوئے تو اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس وقت کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نماز فرض کی رسول اللہ ﷺ وہاں سے واپس ہوئے تو آپ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا ''آپ کو کیا حکم ملا؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھ پر ایک دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں'' موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں اللہ کی قسم میں نے بنی اسرائیل کا خوب تجربہ کیا ہے اور بے شک آپ کی امت ہر روز پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی آپ واپس جائیں اور اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی درخواست کریں'' تو رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے گئے اوپر پہنچ کر رسول اللہ ﷺ نے تخفیف کی درخواست کی اللہ نے دس کم کر کے چالیس کر دیں پھر رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو آپ ﷺ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسی طرح گفتگو ہوئی تو آپ پھر اوپر تشریف لے گئے اللہ سے تخفیف کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے دس کم کر کے تیس کر دیں رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے پھر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر اسی طرح گفتگو ہوئیں رسول اللہ ﷺ پھر اوپر گئے اللہ سے تخفیف کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے کم کر کے بیس کر دیں وہاں سے رسول اللہ ﷺ پھر واپس ہوئے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر اسی طرح باتیں ہوئیں، رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی درخواست کی تو اللہ عزوجل نے دس اور کم کر کے دس نمازیں مقرر کر دیں رسول اللہ ﷺ وہاں سے واپس ہوئے تو موسیٰ علیہ السلام سے پھر ملاقات ہوئی اور پھر وہی باتیں ہوئیں رسول اللہ ﷺ پھر اوپر تشریف لے گئے اور اللہ سے تخفیف کی درخواست کی اللہ تعالیٰ نے پانچ اور کم کر کے پانچ نمازیں مقرر کر دیں واپسی میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا کیا حکم ملا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ ﷺ کی امت ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کی بھی طاقت نہیں رکھتی میں نے آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کو خوب تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کی خوب جانچ کی ہے آپ اپنے رب کے پاس جایئے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کیجیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کئی مرتبہ درخواست کر چکا ہوں اب تو مجھے شرم آتی ہے بس اب تو میں راضی ہوں اور (پانچ نمازوں کو) تسلیم کرتا ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے آپ کو پکارا اور کہا'' میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کر دی میں ایک نیکی کا بدلہ دس دونگا اسی طرح پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہوں گی میری بات بدلہ نہیں کرتی۔
(صحیح بخاری باب المعراج)

منصبِ امامتِ انبیاء اور ہمارے لیے سبق

حضرات گرامی! رسول اللہ کے تمام انبیا کو نماز پڑھانے سے جو فوائد ہیں، ہم انہیں اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں:

① تمام انبیاء کرام توحید باری پر متفق تھے۔ سبھی رسول دعوتِ توحید لے کر آئے۔

[وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ]
(الانبیاء:25)

'' ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھی بھیجا ہے۔ اُس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو۔''

② امامت انبیاء کروانے سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت ورسالت آپ ﷺ پر ختم ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

[مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا] (سورۃ الاحزاب:40)

'' (لوگو!) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

③ امامت کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے تمام شریعتیں منسوخ ہوگئی ہیں۔ رسول مکرم ﷺ کا فرمان ہے:

[والذي نفس محمد بيده! لو كان موسى بين أظهركم، ثم اتبعتموه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وتركتموني، لضللتم ضلالاً بعيداً]

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر جناب موسی علیہ السلام بھی تمہارے درمیان موجود ہوتے، اور تم مجھے چھوڑ کر اُن کی اتباع کرتے تو گمراہ ہوجاتے، بہت دور کے گمراہ''

(سلسلة احاديث الصحيحه: 3207)

۴) امامت کے لیے مسجد اقصی کا انتخاب کرنا۔ اس سے مسجد اقصی کی فضلیت ثابت ہوتی۔ یہ سرزمین مقدس ہے، یہ انبیاء کی پیدائش اور وفات گاہ ہے۔ عقیدہ تثلیث سے اسے پاک کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح رسول اکرم ﷺ نے بیت اللہ کو بتوں سے پاک کیا تھا۔ امامتِ انبیاء سے نماز کی اہمیت اور فضلیت ثابت ہوتی ہے۔ معراج کی رات آپ ﷺ پر نماز فرض کی گئی اور نماز آپ ﷺ کی آخری وصیت بھی ہے۔

اسراء معراج میں امت کے لیے اسباق ودروس

رسول اللہ کے سفر معراج سے جو ہمارے لیے سبق ہے ہم اسے اختصار کے ساتھ پیش کرتے ہیں:

۱ ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے:

ہدایت اللہ تعالی کے اختیار میں ہے، واقعہ معراج کو عقلی اور نقلی کے لحاظ سے جان لینے کے بعد بھی قریش اور مشرکین مکہ نے آپ ﷺ پر ایمان نہیں لایا۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

[لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ« ، قَالَ: " فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ]

''میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا اور (دیکھا کہ) قریش مجھ سے میری سیر (معراج)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کا حال پوچھ رہے تھے، تو انھوں نے بیت المقدس کی کئی چیزیں پوچھیں جن کو میں ذہن میں محفوظ نہیں رکھتا تھا۔ مجھے بڑا رنج ہوا، ایسا رنج کبھی نہیں ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا، میں اس کو دیکھنے لگا اور اب جو بات وہ پوچھتے تو میں بتا دیتا تھا۔''

(صحیح مسلم:172)

② معراج حالت بیداری میں ہوئی:

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ معراج حالت خواب یا روحانی طور پر ہوئی ان کی بات اس لیے صحیح نہیں ہے کہ اگر معراج روحانی یا حالتِ خواب میں ہوتی تو قریش آپ ﷺ کو کیوں جھٹلاتے؟ آپ ﷺ سے سوالات کیوں کرتے۔۔؟ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ خواب میں روحیں پورے عالم کا چکر لگاتی ہیں۔

③ غیبت حرام ہے:

دوسروں کی غیبت کرنا حرام اور باعث عذاب ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لما عرجَ بي ربّي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وجوهَهم وصدورهم فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ]

''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن لوہے کے تھے اور اس سے چہروں اور سینے کو نوچ رہے تھے، میں نے جنابِ جبریل امین سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔۔؟ انہوں نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی ہتک عزت کرتے تھے (ان کی غیبت کرتے تھے)''۔

(سنن ابی داود:4878)

④ لوگوں کو تبلیغ کرنا اور خود بے عمل رہنے کا گناہ:

رسول اللہ ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي على قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقاريضَ مِنْ نارٍ فَقُلْتُ يا جبريلُ مَنْ هؤلاءِ قال خُطباءُ أُمَّتِك الذينَ يَقولونَ ما لا يَفْعَلونَ وَيَقْرَؤونَ كِتابَ الله

''میں نے معراج کی رات ایسی قوم کو دیکھا جس کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے۔میں نے کہا:اے جبرائیل!یہ کون لوگ ہیں؟تو انہوں نے کہا:یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ (نیکی کا) کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے اور حالانکہ وہ اللہ کی کتاب کو پڑھتے بھی ہیں''۔

صحیح۔مصنف ابن ابی شیبہ:۴۴۶

⑤ایمان بالغیب رکھنا:

ہر اس چیز پر جس کی خبر اللہ تعالی نے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ہے۔مثلاً: فرشتے،آسمانی کتب،تمام انبیاء ورسل،آخرت کا واقع ہونا،حساب وکتاب،جنت وجہنم،جزا وسزا،میزان وترازو،اور پل صراط وغیرہ۔

⑥امت محمدیہ سب سے زیادہ جنت میں جائے گی:

امت محمدیہ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہوگی۔کیونکہ آپ ﷺ جب موسی علیہ السلام سے ملاقات کر کے آگے جانے لگے تو جناب موسی علیہ السلام رو پڑے اور پوچھا گیا کہ آپ کیوں روئے۔۔؟

[قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي، يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي،]

''پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں۔؟ سیدنا موسی علیہ السلام نے فرمایا:میں اس لیے رو یا ہوں کہ یہ نبی (محمد ﷺ) میرے بعد بھیجا گیا،لیکن اس کی امت میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوگی۔''

(مسنداحمد:17835)

⑦تنگی وآسانی میں دعوت دینا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آزمائش اور امتحان دعوت کا کام کرنے والوں کی سنت رہی ہے، ہر وقت اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ انبیاء کے وارث یہ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ دعوت کا راستہ ہو اور اس کے ساتھ پھولوں کی سیج بھی۔۔؟!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ] (البقرۃ:213)

''پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا، حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا ہے، جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے؟ ان پر سختیاں گزریں، مصیبتیں آئیں، ہلا مارے گئے، حتیٰ کہ وقت کا رسول اور اس کے ساتھی اہلِ ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟۔ (اُس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ) ہاں اللہ کی مدد قریب ہے۔''

⑧ فطرت اختیار کریں:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

[ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ، فَقَالَ: اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ: أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ]

''پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجئے۔ میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے پی گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے) اگر اس کے بجائے آپ نے شراب پی ہوتی تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

(صحیح بخاری:4709)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑨ داعی کو ہر حال میں صحیح بات کی راہنمائی کرنی چاہیے:

سیدہ اُمِّ ھانی بنت ابوطالب نے آپ ﷺ سے معراج سے واپسی پر کہا: مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آپ کو آپ کی قوم جھٹلا دے گی، تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم میں انھیں ضرور آگاہ کروں گا۔''

اس حدیث میں داعی حضرات کے لیے سبق ہے کہ وہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں، خواہ لوگ ناراض ہوں یا خوش۔

⑩ شریعت کی ہر بات کی تصدیق کرنی چاہیے:

جس وقت مشرکین کی طرف سے معجزہ معراج کی تردید کی گئی تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی صداقت پر مہر ثبت کی اور صدیق کا لقب پایا۔ حدیث میں ہے کہ قریش آپ کے پاس آئے اور کہا: ''تیرا صاحب کہتا ہے کہ وہ رات کے کچھ حصہ میں اسراء اور معراج کر کے آیا ہے۔ اسی کے بارے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّـقُوْنَ] (الزمر:33)

''اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور جنہوں نے اس کو سچ مانا، وہی عذاب سے بچنے والے ہیں۔''

سچ لے کر آنے والے رسول اکرم ﷺ ہیں اور بلا شبہ اس کی تصدیق کرنے والے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

الحکمہ انٹرنیشنل کی جانب سے معزز خطبا اور واعظین کے لیے یہ مستقل خطبہ تیار کیا جاتا ہے، جس صاحب کو خطبہ درکار ہو وہ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:

حافظ کوثر زمان	**زبیر بن خالد مرجالوی**
۰۳۰۱۴۸۲۳۳۱۲	**۰۳۰۸۶۲۲۲۴۱۸**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com